اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**پیارے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

## دُرُودِ پاک کی فضیلت

رسولِ مقبول، بی بی آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول، جانِ کائنات، شاہِ موجودات، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر دس (10) رَحمتیں نازِل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس (10) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر سو (100) رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے دَرمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(معجم اوسط: ۵/ ۲۵۲، حدیث: ۷۲۳۵، ضیائے درود وسلام، ص: ۳)

پڑھو سلام کرو ڈُوب کر محبَّت میں
دُرودِ پاک کی کثرت نبی کی آمد ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## شان وشوکت والی عظیم رات!

**پیارے اسلامی بھائیو!** آج 1447 سنِ ہجری کے ماہِ ربیعُ الاول کی 12ویں شب ہے، اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر کہ جس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر عظیمُ الشان فضائل وبرکات والی مُقدّس رات نصیب فرمائی، یہ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں محبوبِ ربّ، سلطانِ عرب، رسولِ اکرم، نورِ مجسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِ محتشم، شاہِ عرب و عجم، شافعِ اُمم، سراپا جُود و کرم، دافعِ رَنج واَلَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں جلوہ گری ہوئی۔ وہ عظیم رات جو شبِ قدر سے بھی افضل ہے، وہ

1...جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

عظیم رات جس میں مکانِ آمِنہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا سے وہ نورِ عظیم چمکا کہ جس سے مشارق و مغارب روشن ہوگئے۔ وہ عظیم رات جس میں حکمِ خداوندی سے فِرشتوں کے آقا جبرئیلِ امین عَلَیۡہِ السَّلَام نے مشرق و مغرب اور خانۂ کعبہ پر جھنڈا نصب کیا۔ وہ عظیم رات ہے کہ جس میں اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری پر ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا اور ایران کا ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ بُجھ گیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

(حدائق بخشش، ص138)

**صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** آج وہ عظیم نورانی، جگمگاتی رات ہے کہ اِس میں اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے، یہ وہ عظیم نورانی رات ہے کہ جس کی برکت سے اس سال دُنیا کی تمام عورتوں کو اولادِ نرینہ یعنی بیٹے عطا کیے گئے۔ آج کی اِس عظیم نورانی رات میں حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا کے گلشن کے مہکتے پھول، رسولِ مقبول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کا ذِکرِ مبارک کریں اور سُنیں گے، شانِ مصطفی و یادِ مصطفیٰ میں نعتیں گُنگنائیں گے، مرحبایا مصطفیٰ کے نعرے لگائیں گے اور اپنے خالی دامن کو رحمتوں اور برکتوں سے بھریں گے۔ اِنۡ شَآءَ اللہ

ہمارے آقا و مولی، دوعالم کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے تمام اچھے اوصاف سے مزین فرمایا ہے اور ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا، کئی زمانے آئے اور گُزر گئے مگر آج تک ایسی شان و شوکت، عزت و مرتبت والا کوئی آیا ہے نہ آئے گا۔ آج کے بیان میں ہم انبیائے کرام

عَلَیْہِمُ السَّلَام کی زبانی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سے متعلق سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اعلیٰ حضرت، امامِ عشق و محبت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بہت ہی پیارا شعر سُنتے ہیں۔

تِرے خُلق کو حق نے عظیم کہا تِری خِلق کو حق نے جمیل کیا

کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہو گا شہا ترے خالقِ حُسن و اَدا کی قسم

(حدائق بخشش، ص80)

**وضاحت:** اے میرے رحمت والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُلقِ مُبارک (یعنی اَخلاق) کو عظیم (بہت بڑا) قرار دیا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادَتِ باسعادت ہزاروں سَعادَتیں اور برکتیں لے کر آئی، ایسی نرالی و حَسین کسی کی پیدائش نہ ہوئی۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بھلا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح کا کون ہو سکتا ہے؟ ہاں ہاں! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے "آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جیسا کوئی نہیں" (شرحِ حدائقِ بخشش، ص:226)

ہم غریبوں کے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان کیسی ہے؟ توجہ کے ساتھ سُنیں اور سمجھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اِس نورانی رات کی خوب خوب برکتیں ورحمتیں حاصل ہوں گی۔

آیئے! بیان سے قبل، عاشقِ ماہِ میلاد و عاشقِ ماہِ رِسالت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ نعروں سے اس نورانی رات کا اِستقبال کرتے ہیں۔ ہو سکے تو مدنی پرچم لہرا لہرا کر خوب جوش و جذبے، محبت و عقیدت کے ساتھ **مرحبا یا مصطفٰی** کی دُھوم مچایئے۔

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا

پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا　　سوہنے کی آمد... مرحبا

موہنے کی آمد... مرحبا　　محمد کی آمد... مرحبا

آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!

مرحبایا مصطفی　مرحبایا مصطفی　مرحبایا مصطفی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک حدیثِ قدسی میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے حضرت موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کو خبر دیں کہ جو احمد (یعنی نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو نہ مانے گا اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ عرض کی: اے میرے رَبّ! احمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کون ہے؟ فرمایا: میں نے کوئی مخلوق اس سے زیادہ اپنی بارگاہ میں عزّت والی نہ بنائی، میں نے آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے اس کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھا، اور جب تک وہ اور اس کی اُمَّت جنّت میں داخل نہ ہولے، اس وقت تک تمام مخلوق پر جنت کو حرام کیا۔ عرض کی: اِلٰہی! اس کی اُمَّت کون ہے؟ فرمایا: وہ بڑی حمد کرنے والی ہے۔جب اللہ پاک نے اُمَّتِ محبوب کی مزید صفات ارشاد فرمائیں۔ توحضرت موسی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ پاک! مجھے اس اُمَّت کا نبی بنادے۔ اللہ پاک نے فرمایا: ان کا نبی انہیں میں سے ہو گا۔ عرض کی: الٰہی مجھے اس نبی

کا اُمّتی بنادے۔ فرمایا: تم زمانہ میں اس سے پہلے اور وہ بعد میں ہے، مگر ہمیشہ رہنے والے گھر (جنت) میں تجھے اور اُسے جمع کروں گا۔ (خصائص کبری، باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل...الخ، ۱/۲۳)

**پیارے اسلامی بھائیو!** سُبْحٰنَ الله! سُنا آپ نے کہ اللہ پاک نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت کو کیسی شان وشوکت سے نوازا کہ سب اُمّتوں میں سب سے آخر میں آئی لیکن قدر ومنزلت اور فضیلت میں سب پر سَبقَت لے گئی، وہ اس طرح کہ صرف نیکی کا ارادہ کرنے پر ہی ایک نیکی کا ثواب مل جاتا ہے اور گُناہ کا اِرادہ کرنے پر گُناہ لکھا نہیں جاتا، اگر کوئی نیک عمل کرلے تو اس کا ثواب دس گُنا ملتا ہے جبکہ گناہ کے اِرتکاب پر صرف ایک ہی گُناہ لکھا جاتا ہے۔ جب اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو اُمتِ محبوب کے فضائل وخُصوصیات کا علم ہوا تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں اس اُمَّت کو اپنی اُمَّت بنانے کی اِلتجا پیش کی مگر جب اس کی اجازت نہ ملی تو پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُمَّتِ محبوب میں شامل ہونے کی درخواست پیش کی۔ یاد رہے! اللہ پاک نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے اس اُمَّت کو جو فضائل وکمالات عطا فرمائے ہیں، وہ دیگر اُمّتوں کے حصّے میں نہیں آئے۔ جبھی تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیوانے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے ترانے جُھوم جُھوم کر سُناتے ہیں کہ

یہ کس شہنشاہِ والا کی آمد آمد ہے   یہ کون سے شہِ بالا کی آمد آمد ہے
وہ آئے آنے کی جن کے خبر تھی مُدت سے   دُعا خلیل کی عیسیٰ کی جو بشارت تھے
رُسُل انہی کا تو مُژدہ سُنانے آئے ہیں   اُنہیں کے آنے کی خُوشیاں منانے آئے ہیں
کتابِ حضرت مُوسیٰ میں وصف ہیں ان کے   کتابِ عیسیٰ میں ان کے افسانے آئے ہیں

(سامانِ بخشش، ص۱۱۹تا۱۲۵)

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا

پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا　　سوہنے کی آمد... مرحبا

موہنے کی آمد... مرحبا　　محمد کی آمد... مرحبا

آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!

مرحبا یا مصطفی　　مرحبا یا مصطفی　　مرحبا یا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** اس اُمَّت کو جو شان و شوکت، عظمت و فضیلت اور خصوصیات نصیب ہوئیں وہ در حقیقت نبیِ مکرم، نورِ مجسم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُجودِ مُعظم کی برکتوں کا ہی تو صدقہ ہے، اگر سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف نہ لاتے تو اس دُنیا میں نہ جن ہوتے نہ انسان، نہ سورج ہوتا نہ چاند، نہ زمیں ہوتی نہ آسمان، نہ جنت و دوزخ ہوتے نہ ہی حُور و غِلمان، نہ لوح و قلم ہوتے نہ عرش و کرسی۔ الغرض حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک ہی مقصدِ تخلیقِ کائنات ہے۔ جیسا کہ حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے:

اللہ پاک نے **حضرتِ عیسیٰ** رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی بھیجی: اے عیسیٰ! محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لا! اور تیری اُمَّت میں سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں، انہیں بھی حکم کرنا کہ اس پر ایمان لائیں " فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَلَا النَّارَ کیونکہ

اگر محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی نہ ہوتی تو میں نہ آدم کو پیدا کرتا، نہ ہی جنت و دوزخ بناتا" جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا تو وہ اس وَقت جُنْبِش کر رہا تھا میں نے اس پر لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ لکھ دیا، تو وہ ٹھہر گیا۔ (خصائص الکبری، باب خصوصیتہ بکتابة اسمه الشريف... الخ، ۱/۱۴)

زمین وزماں تمہارے لئے مکین ومکاں تمہارے لئے
چُنین وچُناں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

دَہن میں زباں تمہارے لیے بدن میں ہے جاں تمہارے لیے
ہم آئے یہاں تمہارے لیے اُٹھیں بھی وہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک تمہاری دَمک تمہاری جھلک تمہاری مہک
زمین و فلک سماک و سمک میں سِکّہ نِشاں تمہارے لئے

کلیم ونجی مسیح وصفی خلیل ورضی رسول ونبی
عتیق و وصی غنی و علی ثنا کی زباں تمہارے لیے

یہ شمس وقمر یہ شام وسحر یہ برگ وشجر یہ باغ وثمر
یہ تیغ وسپر یہ تاج وکمر یہ حکم رواں تمہارے لئے

(حدائق بخشش، ص ۳۴۸،۳۴۹)

**وضاحت:** اے میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کائنات اوراس میں بسنے والی تمام اشیا کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی خاطر پیدا کیا گیا ہے، ہماری زبانیں، ہماری زندگیاں، ہمارا اس دنیا میں آنا، سب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے کرم کا صدقہ ہے اور بروزِ محشر بھی (اِنْ شَآءَ اللہ) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی شانِ یکتائی دیکھنے کیلئے اُٹھیں گے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چمک دَمک، جھلک اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشبو (سے سارا عالم فیضیاب ہو رہا ہے اور) زمین ہو یا آسمان، بلندی ہو یا پستی، ہر طرف آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کی شان و عظمت کا سِکّہ چل رہا ہے، (حضرت) موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) نُوح عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) آدم عَلَیْہِ السَّلَام، (حضرت) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہوں یا (حضرت) اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام بلکہ ہر رسول و نبی نیز صدیق و فاروق، عثمان و علی (رَضِیَ اللہُ عَنْھُم) الغرض ہر ذِی شان

ہستی نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف کے قصیدے پڑھے۔ یہ چاند و سورج، صبح و شام، درخت اور پتے، پھل اور باغ، تلوار اور ڈھال، تاجِ شاہی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے کرم کا صدقہ ہے، الغرض آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام اس قدر بلند و بالا ہے کہ سارے جہاں میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا حکم جاری و ساری ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** یہ بات واضح ہوگئی کہ دُنیا کی تمام چیزوں کو وجود کی دولت، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے تَوَسُّل و صدقے سے نصیب ہوئی، آپ ہی اَصلِ کائنات اور مَنْبَعِ موجودات ہیں، اللہ پاک نے تمام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حتّٰی کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام بلکہ ساری مخلوق اور تمام کائنات سے پہلے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو اپنی **قدرتِ کاملہ** سے پیدا فرمایا جیسا کہ حدیثِ جابر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہے: **اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرَ نَبِیِّكَ یَا جَابِر** یعنی اے جابر! اللہ پاک نے سب سے پہلے تیرے نبی کے نُور کو پیدا فرمایا۔“ (کشف الخفاء ،حرف الھمزۃ مع الواو، ۱/۲۳۷)

**پیارے اسلامی بھائیو!** یقیناً حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ طَیِّبہ بَشریّت کے ساتھ ساتھ نُور سے بھی معمور ہے۔ بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو قاسِمِ نور یعنی نور تقسیم فرمانے والے ہیں کہ جسے چاہیں پُرنُور فرمادیں۔ حضرت اُسید بن اَبی ایاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ وہ خُوش نصیب صحابی ہیں کہ جن کے چِہرے پر مدینے کے تاجدار، شَہَنْشاہِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار ہاتھ پھیرا اور ان کے سینے پر اپنا دَستِ پُراَنوار رکھا تو کہا جاتا ہے کہ جب بھی وہ کسی تاریک گھر میں داخِل ہوتے تو وہ گھر روشن و مُنَوَّر ہو جاتا۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فی فضائل الصحابہ، ۷/۱۲۳، الجزء الثالث عشر، حدیث: ۳۶۸۱۹، الخصائص الکبری، باب الآیۃ فی اثر یدہ من الشفاء والبریق... الخ، ۲/۱۴۲)

آیئے! ہم بھی مل کر اس نور والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد کے گُن گاتے ہیں، جن کی برکت سے کفر و شرک کی ساری ظلمتیں چھٹ گئیں اور ہر طرف نُور ہی نُور چھا گیا:

عیدِ میلادُ النّبی ہے دل بڑا مسرور ہے ہر طرف ہے شادمانی رَنج و غم کافُور ہے
اِس طرف جو نُور ہے تو اُس طرف بھی نُور ہے ذَرّہ ذَرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے
آمدِ سرکار سے ظُلمت ہوئی کافُور ہے کیا زمیں کیا آسماں ہر سمت چھایا نُور ہے
جشنِ میلادُ النبی ہے کیوں نہ جُھومیں آج ہم مُسکراتی ہیں بہاریں سب فضا پُر نُور ہے
مل کے دیوانو! پڑھو سارے دُرُود اب جُھوم کر آج وہ آیا جہاں میں جو سراپا نُور ہے
آمنہ تجھ کو مبارک شاہ کا مِیلاد ہو تیرا آنگن نُور، تیرا گھر کا گھر سب نُور ہے

(وسائل بخشش، ص۴۸۴، ۴۸۳)

سرکار کی آمد... مرحبا سردار کی آمد... مرحبا
پیارے کی آمد... مرحبا اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا سوہنے کی آمد... مرحبا
موہنے کی آمد... مرحبا محمد کی آمد... مرحبا
آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!
مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی مرحبا یا مصطفی
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے ایسی شان و عظمت عطا فرمائی ہے کہ تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قصیدے پڑھتے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و کمالات بیان کرتے آئے ہیں، جیسا کہ حضرت امام بُوصیری اپنے مشہورِ زمانہ "قصیدہ بُردہ شریف" میں فرماتے ہیں:

وَکُلُّھُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ مُلْتَمِسٌ

غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّیَمِ

ترجمہ: تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بحرِ کرم سے ایک چُلّو یا بارش کے ایک قطرے کے طلب گار ہیں۔

اس ضمن میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جو ارشاد فرمایا، آیئے! اس کا خُلاصہ سنتے ہیں: تمام ہی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی پاک محافل و مجالس میں حضور سَیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل و مناقب بیان کرتے اور اپنی محفلوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف و توصیف سے مُزَیَّن کرتے اور اپنی اُمّتوں سے حضور پُر نُور پر ایمان لانے اور آپ کی مدد کرنے کا عہد لیتے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۱۳۵ ملخصا)

## شانِ مُصطفٰے بزبانِ آدم صَفِیُّ اللہ

**پیارے اسلامی بھائیو!** حضرت آدم صفیُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی ذاتِ مقدسہ سے کون ناواقف ہے کہ جنہیں ربّ پاک نے تمام انسانوں کے باپ (والد) بننے کا شرف عطا فرمایا، تمام فرشتوں سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کروایا اور اپنی بنائی ہوئی جنّت کا نظارہ کروایا، اس قدر بلند و بالا رُتبہ نصیب ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی محبت کا عالم تو

مُلاحظہ فرمائیے کہ ایک مرتبہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے نورِ نظر حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام کو نصیحت کرتے ہوئے ان کے سامنے بڑے ہی دلنشین انداز میں تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدح سرائی فرمائی اور انہیں ذکرِ مُصطَفٰے کرتے رہنے کی تلقین بھی ارشاد فرمائی۔ چنانچہ

حضرت آدم صفیُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت شِیْث عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: تُم جب بھی اللہ پاک کا ذِکْر کرو تو ساتھ حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ نامی، اِسْمِ گرامی بھی ذِکْر کرنا، کیونکہ میں نے اُس وَقْت بھی اُن کا مُبارَک نام عَرْش کے سُتُونوں پر لکھا ہوا دیکھا تھا، جب میں رُوح اور مٹی کے دَرْمیان (تخلیقی مَراحِل میں) تھا، پھر جب مُجھے آسمانوں کی سَیر کرائی گئی تو اس وَقْت بھی میں نے ہر جگہ اِن کا اِسْمِ گرامی لکھا دیکھا، پھر میرے رَبّ کریم نے مجھے جنَّت میں ٹھہرایا تو وہاں بھی میں نے ہر جنَّتی مَحل اور دروازے پر نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) لکھا پایا، اس کے عِلاوہ حُوْرُ الْعِین کی پیشانیوں، دَرَخْتِ طُوبیٰ و دَرَخْتِ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی اور دیگر جنَّتی دَرَخْتوں کے پتّوں نیز حِجاباتِ اِلٰہِیّہ کے کَناروں اور فِرِشْتوں کی آنکھوں کے دَرْمیان بھی یہی نامِ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہوا دیکھا ہے۔ لٰہٰذا اُن کا کَثْرت سے ذِکْر کرنا، بے شک فِرِشْتے بھی ہر گھڑی ان کے ذِکْرِ خیر سے اپنی زبان تَر رکھتے ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر، ۲۳/۲۸۱، رقم: ۲۷۸۱: شیث ویقال شبیث بن آدم)

## مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب کون؟

نبی کریم، رءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے ربّ! مجھے محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں معاف فرمادے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے آدم! تم نے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کیسے پہچانا

حالانکہ ابھی تو میں نے اسے پیدا ابھی نہیں کیا؟ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ پاک! جب تُو نے مجھے پیدا کر کے میرے اندر رُوح ڈالی اور میں نے اپنے سر کو اُٹھایا تو میں نے عرش کے سُتونوں پر **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ** لکھا دیکھا، تو میں نے جان لیا کہ تُو نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام ملایا ہے جو تجھے تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے آدم! تُو نے سچ کہا، بیشک وہ تمام مخلوق میں میری بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تم اس کے وسیلے سے مجھ سے دعا کرو میں تمہیں معاف کر دوں گا اور "**وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ**" اگر محمد (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔ ( مستدرک،و من کتاب آیات رسول اللّٰہ...الخ،استغفارآدم علیہ السلام ...الخ ،۳/۵۱۷،حدیث:۴۲۸۶)

نُوح و خلیل و مُوسیٰ و عیسیٰ سب کا ہے آقا نامِ محمد
آنکھوں کا تارا نامِ محمد دِل کا اُجالا نامِ محمد
اَللّٰہُ اَکْبَر رَبُّ الْعُلیٰ نے ہر شے پہ لکھا نامِ محمد
ہیں یُوں تو کثرت سے نام لیکن سب سے ہے پیارا نامِ محمد
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی کرلو وظیفہ نامِ محمد
صلِّ علیٰ کا سہرا سجاکر دُولہا بنایا نامِ محمد
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں رَبّ کو ہے پیارا نامِ محمد
آنکھوں میں آکر دل میں سَما کر رنگت رَچا جا نامِ محمد

(قبالہ بخشش،ص۷۴،۷۳)

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا

پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد... مرحبا

سچے کی آمد... مرحبا　　سوہنے کی آمد... مرحبا

موہنے کی آمد... مرحبا　　محمد کی آمد... مرحبا

آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا

رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا

مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!

مرحبایا مصطفیٰ　مرحبایا مصطفیٰ　مرحبایا مصطفیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے ابُو البشر حضرت آدم صفیُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی مُبارک زبان سے شانِ مصطفےٰ سماعت کرنے کی سعادت حاصل کی، یقیناً اس کو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خدا کا خاص فضل واحسان ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس دُنیا میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد سے قبل ہی اللہ پاک نے معصوم ہستیوں کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت بیان فرمائی، حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد نبوت کا سلسلہ چلتا رہا، یہاں تک کہ اللہ پاک نے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو لوگوں کی اصلاح کے لئے دنیا میں بھیجا، یقیناً آپ کا مقام ومرتبہ بھی نبیوں میں بہت بلند وبالا ہے، آپ نے اپنی قوم کو سیدھی راہ پر لانے کی کوششوں میں کوئی کسر نہ چھوڑی، مگر سوائے چند لوگوں کے یہ بدنصیب قوم اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہی حتّٰی کہ میدانِ محشر میں یہ بدبخت قوم رَبّ کریم کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر بھی آپ پر جھوٹ باندھے گی، پھر جب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ الٰہی میں حقیقت کو واضح کریں گے تو اسی دوران تمام اوّلین

وآخرین اہلِ محشر کے سامنے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بھی بیان فرمائیں گے۔ آیئے! اب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی مبارک زبان سے شانِ مصطفٰے سُنتے ہیں، چنانچہ

## شانِ مُصطَفٰے بزبانِ نوح نَجِیُّ اللہ

نبیِ کریم، رؤف ورحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ پاک قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام اور ان کی امت کو بُلائے گا اور فرمائے گا: تم نے نوح کو کیا جواب دیا تھا؟ وہ کہیں گے: انہوں نے نہ ہمیں کبھی دعوت دی، نہ تیرا کوئی حکم پہنچایا، نہ کبھی نصیحت کی اور نہ ہمیں کسی چیز کا حکم دیا اور نہ منع کیا، حضرت نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے ربّ! میں نے انہیں ایسی دعوت دی جو اوّلین و آخرین سب کو شامل تھی، اللہ پاک فرشتوں سے فرمائے گا: احمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اور ان کی امت کو بلاؤ، تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی امت اس شان سے حاضر ہوں گے کہ ان کا نُور ان کے آگے آگے ہو گا۔ حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت سے کہیں گے: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے اپنی قوم کو اللہ پاک کا پیغام پہنچا دیا تھا اور انہیں سمجھانے کو بہت کوششیں کی تھیں اور پوشیدہ و اعلانیہ ان کو دوزخ سے بچانے کی کوششیں کیں لیکن پھر بھی یہ میری دعوت سے دُور بھاگتے رہے۔ تو محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اُمّت کہیں گے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے، وہ سب سچ ہے۔ اس پر حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کہے گی: اے احمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: آپ کو اور آپ کی امت کو اس کا کیا علم؟ ہم سب سے پہلی اُمَّت ہیں جبکہ آپ اور آپ کی اُمَّت سب

سے آخر میں تشریف لائے ہیں، تو محمد رَّسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سورۂ نوح تلاوت فرمائیں گے، جب آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سورت ختم فرمائیں گے تو آپ کی امت کہے گی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ سچا واقعہ ہے اور اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک اللہ پاک ہی غالب حکمت والا ہے۔ (مستدرک، کتاب: تواریخ المتقد مین من الانبیاء والمرسلین، شھادۃ نبیناوامتہ...الخ، ۳/۴۱۴، حدیث: ۴۰۶۶)

**پیارے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے بروزِ محشر تمام نبیوں کے سرور، شفیعِ روزِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی شان و عظمت عطا فرمائے گا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تبلیغِ رسالت کی تصدیق فرمائیں گے بلکہ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) قیامت کے اس ہولناک دن تمام اہلِ محشر کی سب سے پہلے شفاعت بھی فرمائیں گے۔ یاد رکھئے! محشر کا دن پچاس ہزار (50,000) سال کا ہو گا، تانبے کی دَہکتی ہوئی زمین ہو گی، سورج ایک مِیل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہو گا، بہت سے لوگ اپنے پسینے میں شرابُور ہوں گے، شِدَّتِ پیاس سے زبانیں سُوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ نَفْسی نَفْسی کا عالَم ہو گا اور اس کڑے وَقت میں کوئی پُرسانِ حال نہ ہو گا۔ اس پریشانی سے نَجات کے لیے اَہلِ محشر سفارشی تلاش کریں گے، جو اُنہیں اس مُصیبت سے نَجات دلائے۔ پھر یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہم سب کے باپ ہیں، اللہ پاک نے اِن کو اپنے دستِ قدرت سے بنایا اور جنت میں رہنے کو جگہ دی اور مرتبۂ نُبُوّت سے سرفراز فرمایا، اُن کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے، وہ ہمیں اِس مُصیبت سے نجات دلائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ بڑی مشکل سے اُن کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے آدم! آپ ابُو البشر ہیں، اللہ پاک نے آپ کو اپنے دَستِ قُدرت سے بنایا اور اپنی چُنی ہوئی رُوح آپ میں ڈالی اور ملائکہ یعنی فِرشتوں سے آپ

کو سجدہ کروایا اور جنّت میں آپ کو رکھا، تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے، آپ کو صَفی کیا، آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حالت میں ہیں...؟! آپ ہماری شفاعت کیجیے کہ اللہ پاک ہمیں اس سے نجات دے۔ (حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام) فرمائیں گے: میرا یہ مرتبہ نہیں، مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے، آج رَبّ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے کبھی ایسا غضب فرمایا، نہ آئندہ فرمائے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (پھر) لوگ عرض کریں گے: آخر کس کے پاس ہم جائیں...؟ فرمائیں گے: نُوح کے پاس جاؤ، کہ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لیے بھیجے گئے (پھر) لوگ اُسی حالت میں حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اُن کے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے کہ آپ اپنے ربّ کے حضور ہماری شفاعت کیجیے کہ وہ ہمارا فیصلہ کردے، یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں، مجھے اپنی پڑی ہے، تم کسی اور کے پاس جاؤ! (لوگ) عرض کریں گے، کہ آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں...؟ (تو حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام) فرمائیں گے: تم ابراہیم خلیلُ اللہ (عَلَیْہِ السَّلَام) کے پاس جاؤ کہ اُن کو اللہ پاک نے مرتبہ خُلّت سے ممتاز فرمایا ہے، لوگ (جب حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے) یہاں حاضر ہوں گے، تو وہ بھی یہی جواب دیں گے کہ میں اِس کے قابل نہیں، مجھے اپنا اندیشہ ہے۔ مختصر یہ کہ وہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں بھیجیں گے، وہاں بھی وہی جواب ملے گا، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام حضرت عیسیٰ (رُوحُ اللہ) عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس بھیجیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے: کہ یہ کام میرے کرنے کا نہیں، آج میرے رَبّ نے وہ غَضَب فرمایا ہے کہ ایسا نہ کبھی فرمایا اور نہ فرمائے گا، مجھے اپنی جان کا ڈر ہے، تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ، لوگ عرض کریں گے: آپ ہمیں کس کے پاس بھیجتے ہیں؟ فرمائیں گے: تم اُن کے حضور حاضر ہو، جن کے ہاتھ پر فتح رکھی گئی، جو آج بے خوف

ہیں، اور وہ تمام اولادِ آدم کے سردار ہیں، تم محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ، وہ خاتَمُ النَّبِیّٖین ہیں، وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے، اُنہیں کے حضور حاضر ہو جاؤ، وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔اب لوگ پھرتے پھراتے، ٹھوکریں کھاتے، روتے چلّاتے، دُہائی دیتے حاضرِ بارگاہِ بے کس پناہ ہو کر عرض کریں گے: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! اے اللہ پاک کے نبی! حضور کے ہاتھ پر اللہ پاک نے فتحِ باب (یعنی کامیابی کے دروازے کا کھلنا) رکھا ہے ، آج حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مطمئن ہیں، اِن کے علاوہ اور بہت سے فضائل بیان کرکے عرض کریں گے: حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں! اور کس حال کو پہنچے! حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) جواب میں ارشاد فرمائیں گے: (اَنَا لَہَا) یعنی میں ہی اس کام کے لیے ہوں، میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے ہو، یہ فرما کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ عزّت میں حاضر ہوں گے اور سجدہ کریں گے ۔ارشاد ہو گا "اے محمد! (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اپنا سر اٹھاؤ اور کہو، تمہاری بات سُنی جائے گی اور مانگو جو کچھ مانگو گے ملے گا اور شفاعت کرو، تمہاری شفاعت مقبول ہے۔

(بہار شریعت،۱/۱۳۹)

**پیارے اسلامی بھائیو!** سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے کہ اللہ رَبُّ الْعزت نے ہمارے آقا و مولی، محمدِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کیسی نرالی شان و شوکت کا مالک بنایا کہ مَحْشَر کے اس ہولناک دن جبکہ انسان اپنے بہن بھائیوں، ماں باپ اور بیوی بچّوں سے بھاگتا پھر رہا ہو گا، اُس سخت دن ہر کسی کو اپنی ہی پڑی ہو گی ،ایسے کڑے دن میں رحیم و کریم آقا، شفیع و شفیق آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گنہگار اُمَّت کو عذابِ دوزخ سے بچانے کی خاطر اللہ پاک کی بارگاہِ

عالی میں مُسلسل شفاعتِ اُمّت کی اِجازت طَلَب فرمائیں گے، پھر اللہ پاک اپنے محبوب رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شفاعت کا اِختیار عطا فرمائے گا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ پاک کی عطا سے اپنے اُمّتیوں کی شفاعت کر کے اُنہیں جہنّم سے چھٹکارا دِلوا کر داخلِ جنّت فرمائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

قِیامت کی ہوش اُڑانے والی مصیبتوں میں ہمارا بِگڑا ہوا کام کس طرح بنے گا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بھائی جان حضرت مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس کی منظر کشی کرتے ہوئے اپنے کلام میں فرماتے ہیں:

تمہارا نام مصیبت میں جب لیا ہو گا ۔۔۔ ہمارا بِگڑا ہوا کام بن گیا ہو گا
گناہگار پہ جب لُطف آپ کا ہو گا ۔۔۔ کیا بغیر کیا بے کیا، کیا ہو گا
خُدا کا لُطف ہوا ہو گا دَستگیر ضرور ۔۔۔ جو گِرتے گِرتے تِرا نام لے لیا ہو گا
دِکھائی جائے گی محشر میں شانِ محبوبی ۔۔۔ کہ آپ ہی کی خوشی آپ کا کہا ہو گا
کسی کے پاؤں کی بیڑی یہ کاٹتے ہوں گے ۔۔۔ کوئی اسیرِ غم ان کو پُکارتا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ ۔۔۔ نہیں تو دَم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کوئی کہے گا دُہائی ہے یا رسول اللہ ۔۔۔ تو کوئی تھام کے دامن مچل گیا ہو گا
یہ بے قرار کرے گی صدا غریبوں کی ۔۔۔ مقدس آنکھوں سے تار اَشک کا بندھا ہو گا
ہزار جان فِدا نرم نرم پاؤں سے ۔۔۔ پُکار سُن کے اسیروں کی دوڑتا ہو گا
عزیز بچّہ کو ماں جس طرح تلاش کرے ۔۔۔ خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا
خدائی بھر اِنہیں ہاتھوں کو دیکھتی ہو گی ۔۔۔ زمانہ بھر اِنہیں قدموں پہ لوٹتا ہو گا
میں اُن کے دَر کا بھکاری ہوں فضلِ مولیٰ سے ۔۔۔ حسنؔ فقیر کا جنّت میں بِستَرا ہو گا

❀❀❀

سرکار کی آمد... مرحبا　　سردار کی آمد... مرحبا
پیارے کی آمد... مرحبا　　اچھے کی آمد... مرحبا
سچے کی آمد... مرحبا　　سوہنے کی آمد... مرحبا
موہنے کی آمد... مرحبا　　محمد کی آمد... مرحبا
آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا
رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا
مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!
مرحبایا مصطفی　　مرحبایا مصطفی　　مرحبایا مصطفی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** عموماً جو شخص جتنے بڑے مرتبے پر فائز ہوتا ہے اس کے اندر موجود خوبیاں بھی اسی قدر عُمدہ و بے مثال ہونی چاہئیں، جن کے سبب وہ دیگر لوگوں سے ممتاز ہو سکے، اور اگر اس کے اندر بیک وقت کئی عُمدہ خوبیاں جمع ہو جائیں تو اب اس کے مقام و مرتبے کو مزید چار چاند لگ جاتے ہیں، یقیناً نبیوں کی ذات مخلوق میں سب سے افضل و اعلیٰ اور ہر طرح سے ممتاز ہی ممتاز ہے، اللہ پاک نے انہیں مختلف خوبیوں سے مُزَیَّن فرمایا ہے، مگر سیّدِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان پر قُربان جائیے کہ اللہ پاک نے جو خوبیاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عطا فرمائیں وہ سب کی سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں جمع فرما دیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کوئی مثل مصطفٰے کا کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا　　کسی اور کا یہ رُتبہ کبھی تھا نہ ہے نہ ہوگا

حضرت علامہ محمد نور بخش توکلی نے اپنی کتاب **"سیرتِ رسولِ عربی"** میں ان خوبیوں کو ذکر فرمایا ہے جو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے دیگر انبیائے کرام کو عطا کی گئیں تھیں اور یہی خوبیاں نبیوں کے سرور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی عطا کی گئیں، آیئے ! ہم بھی ان خوبیوں کا خلاصہ سنتے ہیں۔

## (1) حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ پاک نے تمام چیزوں کے ناموں کا علم دیا نیز آپ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ جبکہ محمدِ مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے ناموں کے علاوہ مُسَمَّیات کا بھی علم دیا (یعنی نہ صرف تمام چیزوں کے ناموں کا عِلْم دیا بلکہ جن چیزوں کے یہ نام ہیں، ان چیزوں کا بھی عِلْم عطا فرمادیا)۔ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر اللہ (پاک) اور اس کے فرشتے دُرُود بھیجتے رہتے ہیں اور مومنین بھی دُرُود و سلام بھیجتے ہیں۔ یہ کامل ترین بُزرگی ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو کیا جانے والا سجدہ تو بس ایک دفعہ ہی ہوا اور دُرُود و سلام ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور یہ بُزرگی بہت زیادہ عُموم والی بھی ہے کیونکہ سجدہ کرنے میں تو صرف فرشتے شامل تھے جبکہ دُرُود میں اللہ (پاک)، فرشتے اور مومنین سب شامل ہیں۔ حضرت امام فخرُ الدّین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **"تفسیرِ کبیر"** میں لکھتے ہیں کہ اللہ پاک نے فرشتوں کو اس لئے سجدہ کا حکم دیا تھا کہ اس وقت نورِ محمدی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشانی میں موجود تھا۔ (تفسیرکبیر، سورۃ البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵۳، الجزء: ۲، ۳/۵۲۵)

مومنو! پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر دُرُود
ہے فِرِشتوں کا وظیفہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(قبالۂ بخشش، ص۹۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## (2) حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ پاک نے آسمان پر اُٹھایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے شبِ معراج آسمانوں کے اوپر مقام قَابَ قَوْسَیْنِ تک اُٹھایا۔

## (3) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت نُوح عَلَیْہِ السَّلَام پر اِیمان لانے والوں کو اللہ پاک نے غرق ہونے سے نجات دی۔ جبکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وُجُود کی بَرَکت سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت فنا کر دینے والے عذاب سے محفوظ رہی (جیسا کہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفَال کی آیت نمبر 33 میں اِرشادِ باری ہے:)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انھیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو۔ (پ ۹، الانفال: ۳۳)

اللہ پاک نے کشتیِ نُوح کو بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے نُور کی بَرَکت سے غَرق ہونے سے بچایا کیونکہ اُس وقت نُورِ محمدی حضرت سام رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی پیشانی میں تھا۔ (شرح زرقانی، المقصدالاول...الخ، غزوہ تبوک...الخ، ۴/۱۰۴)

کشتیِ نوح میں، نارِ نمرود میں
بطنِ ماہی میں یُونُس کی فریاد پر
آپ کا نامِ نامی اے صلِّ علیٰ
ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## (4) حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت صالح عَلَیْہِ السَّلَام کیلئے اللہ پاک نے پتھر میں سے اُونٹنی نکالی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام فصاحت میں بے مثل تھے۔ جبکہ اُونٹ نے بارہویں والے مُصطفٰی، حبیبِ کبریا، آمِنہ کے دِلربا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کلام کیا۔ فصاحت میں کوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا۔

(خصائص کبریٰ، ذکر معجزاتہ فی ضروب الحیوانات، باب قصۃ الجمل، ۹۵/۲)

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سُخن ہے جس میں سُخن نہ ہو وہ بیان ہے جس کا بیاں نہیں

(حدائق بخشش، ص107)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## (5) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کیلئے اللہ پاک نے آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کی بَرَکت سے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ پر آگ ٹھنڈی ہوئی۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول... الخ، غزوہ تبوک... الخ، ۱۰۵/۴) حلیمہ کے پیا، محبوبِ ربُّ العُلٰی، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت شریف پر فارس کی آگ جو ہزار (1000) برس سے نہ بُجھی تھی بُجھ ہوگئی۔ (خصائص کبری، ذکر معجزاتہ... الخ، باب: الایۃ فی عدم احراق النار... الخ، ۱۳۳/۲)

## (6) حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت اِسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو آپ کے والدِ محترم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ذبح کرنے

لگے تو آپ نے صَبْر کیا۔ جبکہ نبیِ کریم، رؤف ورحیم، محبوبِ ربِّ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شَقِّ صَدْر ہوا (یعنی سِینۂ مبارک چاک ہونے کا واقعہ حقیقتاً رونُما ہوا) جبکہ حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذَبْح نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی جگہ دُنبہ ذَبْح کیا گیا۔

(شرح زرقانی، المقصد الخامس... الخ، فی تخصیصه بخصائص المعراج، ۲۸/۸-۲۹)

## (7) حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو جب حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں نے خَبَر دی کہ یُوسُف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے بھیڑیے کو بُلا کر پُوچھا تو بھیڑیے نے کہا: میں نے یُوسُف (عَلَیْہِ السَّلَام) کو نہیں کھایا۔ (خصائص کبریٰ، ۱۸۲/۲) جبکہ میرے آقا، مکے مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بھیڑیے نے کلام کیا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر معجزاته... الخ، باب: قصة الذئب، ۳۰۸/۲)

## (8) حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو اللہ پاک نے بڑا حُسْن و جَمال عطا فرمایا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسا حُسن عطا ہوا کہ کسی اور کو نہیں مِلا، حضرت یُوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو تو آدھا حُسن مِلا تھا مگر حسین و جمیل، محبوبِ ربِّ جلیل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُکمّل حُسن مِلا۔

(خصائص کبریٰ، باب اختصاصه... الخ، ۳۱۵/۲)

حُسنِ یوسُف پہ کٹیں مِصر میں اَنگُشتِ زَناں
سَر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردانِ عرب

(حدائقِ بخشش، ص۵۸)

**وضاحت:** حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے حُسن کو دیکھ کر مِصر کی عورتیں بے اختیار اُنگلیاں کاٹ بیٹھی تھیں جبکہ ہمارے نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صرف نام پر عرب کے نوجوان اپنے سر کٹاتے رہے ہیں اور تا قیامت کٹاتے رہیں گے۔

## (9) حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت اَیُّوب عَلَیْہِ السَّلَام صَبْر کرنے والے تھے۔ جبکہ صَبْر میں ہمارے آقا و مولیٰ، محمد رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحوال بہت زیادہ ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صبر بہت عظیم تھا۔

## (10) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو یَدِ بَیْضَا (روشن ہاتھ) عطا ہوا۔ جبکہ روشن رسول، آمِنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشتِ مُبارک پر مُہرِ نُبُوَّت تھی، اِس کے علاوہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَرَاپا نُور تھے، اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لباسِ بَشَرِیَّت میں نہ ہوتے تو کوئی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَمال کی تاب نہ لاتا۔

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(ذوقِ نعت، ص ۱۴۲)

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عَصَا مار کر پتّھر سے پانی جاری کر دیا۔ جبکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُنگلیوں سے چشموں کی طرح پانی جاری کر دیا۔ (خصائص کبریٰ، ذکر بقیة المعجزات ... الخ، باب: نبع الماء من بین اصابعه ... الخ، ۲/۶۷) یہ اُس سے بڑھ کر ہے کیونکہ پتّھر کے اندر سے پانی کا نکلنا تو مشہور و معروف ہے مگر خون و گوشت میں سے پانی کا نکلنا واہ واہ۔

انگلیاں ہیں فیض پر ٹُوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجابِ رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

(حدائقِ بخشش، ص ۱۳۴)

## (11) حضرت یوشع عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

**حضرت یُوشَع** عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے سُورج ٹھہرایا گیا۔ جبکہ رسولوں کے سردار، انبیاء کے تاجدار، رسولِ شاندار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے بھی سُورج غُروب ہونے سے روکا گیا۔ (شرح زرقانی، المقصد الرابع... الخ، ردالشمس له... الخ، ۴۹۳/۶)

اشارے سے چاند چیر دیا چھپے ہوئے خور کو پھیر دیا
گئے ہوئے دن کو عصر کیا یہ تاب و تواں تمہارے لئے

(حدائقِ بخشش، ص ۳۵۱)

## (12) حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

**حضرت داوٗد** عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ پہاڑ تسبیح پڑھتے تھے۔ جبکہ سارے نبیوں کے تاجدار، محبوبِ پروردگار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَسْتِ مُبارَک میں کنکروں نے تَسْبِیْح پڑھی بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کے ہاتھ میں بھی کنکروں سے تسبیح پڑھوا دی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کھانے سے تَسْبِیْح کی آواز آیا کرتی تھی کیونکہ پہاڑ تو خُشوع و خُضوع سے مُتَّصِف ہیں مگر کھانے سے تَسْبِیْح مشہور و معروف نہیں۔

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السَّلام
کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۲۱۰)

پرندے **حضرت داؤد** عَلَیْہِ السَّلَام کے تابع کر دیئے گئے۔ جبکہ میرے نبی، پیارے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے پرندوں کے ساتھ ساتھ دیگر حیوانات (اُونٹ، بھیڑیے، شیر وغیرہ) بھی اِطاعت گزار و فرمانبردار کر دیئے گئے۔

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کے ہاتھ میں لوہا موم کی طرح نَرْم ہو جاتا جبکہ میرے آقا، محمدِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے شبِ مِعْراج ایک بڑا پتھر خمیر (یعنی گوندھے ہوئے آٹے) کی مانند نرم ہو گیا تھا۔ (دلائل النبوۃ، الفصل الثلاثون فی ذکر...الخ، رقم: ۲، ۵۳۹/۵۴۳/۳)

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نہایت خوش آواز تھے جبکہ پیارے آقا، شبِ اسریٰ کے دُولہا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی نہایت خوش آواز تھے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: وَكَانَ نَبِيُّكُمْ اَحْسَنَهُمْ وَجْهًا وَ اَحْسَنَهُمْ صَوْتًا (اور تمہارے نبی کا چہرہ سب سے زیادہ حسین اور آواز بہت زیادہ خوبصورت تھی) (شمائل محمدیۃ، باب: ما جاء فی قراءۃ رسول اللّٰہ، حدیث: ۳۰۳، ص ۱۸۳ و فتح الباری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، تحت الحدیث: ۳۸۸۸، ۱۷۹/۷)

## (13) حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

**حضرت سُلَیمان** عَلَیْہِ السَّلَام کو عظیم سَلْطَنَت عطا ہوئی۔ جبکہ غریبوں کے آقا، یتیموں کے مولیٰ، محمدِ مصطفٰی، یٰسین وطٰہٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے اِخْتِیار دیا کہ نُبُوَّت کے ساتھ سَلْطَنَت لیں یا عُبُوْدِیَّت، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عُبُوْدِیَّت (بندگی) کو پسند فرمایا۔ اللہ پاک نے زمین کے خزانوں کی چابیاں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار دیا کہ جس کو چاہیں عطا کریں۔ (سیرت رسول عربی، ۵۵۸)

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے
محبوب کیا مالک و مختار بنایا

(ذوقِ نعت، ص۳۴)

حضرت **سُلَیمان** عَلَیْہِ السَّلَام پرندوں کی بولی سمجھتے تھے۔ جبکہ رسولِ بے مثال، آمِنہ کے لال، محبوبِ ربِّ ذُوالجلال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونٹ بھیڑیے وغیرہ حیوانات کا کلام سمجھتے تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پتھر نے کلام کیا، جسے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سمجھ لیا۔

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد
اِسی در پر شترانِ ناشاد گلۂ رنج و عَنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۳)

**وضاحت:** نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جہاں انسان تو انسان بلکہ چڑیاں اپنی فریاد لے کر آتی ہیں اور ان کی فریاد رسی کی جاتی ہے، ہرنی انصاف کی طلب گار بن کر حاضر ہوتی ہے مُراد پا کر خُوش وخُرم لوٹتی ہے، یہی تو وہ در ہے جہاں اُونٹ شکایت لے کر حاضر ہو تو اس کی بھی شکایت دُور کی جاتی ہے۔

## (14) حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی خوبیاں:

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں (سفید داغ کی جِلد والوں) کو اچھا کر دیتے تھے۔ جبکہ کونین کے دُولہا، اعلٰی و بالا، میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُردوں کو زندہ اور اَندھوں کو آنکھ والا اور کوڑھیوں کو اچّھا کیا۔ جب

خَیبرَ فَتح ہوا تو وہاں کی ایک عورت نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زہر والا بکری کا گوشت ھَدِیَّۃً بھیجا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بکری کا بازو لیا اور اُس میں سے کچھ کھایا وہ بازو بولا کہ مجھ میں زہر ڈالا گیا ہے۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول۔۔۔الخ، غزوہ خیبر۔۔۔الخ، ۲۹۰/۳) یہ مُردے کو زندہ کرنے سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ مَیِّت کے ایک حِصّے کا زندہ ہونا ہے حالانکہ اُس کا بقیہ جو اُس سے الگ اور مُردہ ہی تھا۔

اِک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جِلا دیئے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۰۱)

**وضاحت:** یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے غموں کو دُور کرنا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے معمولی سے بات ہے کیونکہ آپ تو چلتے پھرتے مُردے زندہ فرمادیتے ہیں تو میرا دل کیا چیز ہے؟۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے مِٹّی سے پرندہ بنایا جبکہ غزوۂ بدر میں حضرت عُکّاشَہ بن مِحْصَن رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹُوٹ گئی تو میرے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن کو ایک خشک لکڑی عطا کر دی جب اُنہوں نے اپنے ہاتھ میں لے کر ہِلائی تو وہ سفید مضبوط لمبی تلوار بن گئی۔ (شرح زرقانی، المقصد الاول، باب: غزوۃ بدر الکبری، ۳۰۱/۲)(سیرتِ رسولِ عربی، ۵۵۲ تا ۵۵۹، ملخصًا)

سب سے اَولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی　　سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی　　دونوں عالَم کا دُولہا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا　　نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرش خُدا پر جلوس　　ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں — شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
سارے اچھّوں میں اچھا سمجھئے جسے — ہے اُس اچھّے سے اچھّا ہمارا نبی
سارے اُونچوں میں اُونچا سمجھئے جسے — ہے اس اُونچے سے اُونچا ہمارا نبی
خلق سے اَولیا اَولیا سے رُسل — اور رَسولوں سے اَعلیٰ ہمارا نبی
قرنوں بدلی رَسولوں کی ہوتی رہی — چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
مُلکِ کونین میں اَنبیا تاجدار — تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸تا۱۴۰)

**سرکار کی آمد... مرحبا — سردار کی آمد... مرحبا**
**پیارے کی آمد... مرحبا — اچھے کی آمد... مرحبا**
**سچے کی آمد... مرحبا — سوہنے کی آمد... مرحبا**
**موہنے کی آمد... مرحبا — محمد کی آمد... مرحبا**
**آمنہ کے پھول کی آمد ... مرحبا**
**رسولِ مقبول کی آمد... مرحبا**
**مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!۔ مُختار کی آمد ... مرحبا!**
**مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی مرحبایا مصطفی**
**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## کتاب ”سیرتِ رسولِ عربی“ کا تعارف:

**پیارے اسلامی بھائیو!** ابھی ہم نے جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے

مُعْجِزات وخُصُوصیات سُنیں، ساتھ ہی یہ بھی سنا کہ پیارے آقا، بارہویں والے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جامع مُعْجِزات ہیں، یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے تمام مُعْجِزات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک میں موجود ہیں۔ یہ ساری معلومات جو ہم نے سُنیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ مکتبۃُ المدینہ کی بہت ہی پیاری کتاب **"سیرتِ رسُولِ عَرَبی"** میں موجود ہیں۔

نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مُبارکہ کے بارے میں مزید تفصیل کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے اس کتاب کو ہدیۃً حاصل کیجئے اور اس کا مُطالعہ خود بھی کیجئے اور ہو سکے تو دوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی ترغیب دلائیے۔

## 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "مدرسۃ المدینہ بالغان"

**پیارے اسلامی بھائیو!** اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی انڈیا نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے 50 سے زائد شُعبہ جات میں دینی کام کر رہی ہے، آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ساتھ وابستہ رہئے اور ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام مدرسۃُ المدینہ بالِغان بھی ہے۔ مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں بالخصوص قُرآنِ پاک دُرست پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔ قرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی بڑی فَضیلت ہے۔ چُنانچہ،

حضرت عُثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ شَہَنْشاہِ مدینہ، قَرارِ قَلْب وسینہ، صاحبِ مُعَطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرْشاد فرمایا: "خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ" یعنی تم میں بہترین شَخْص وہ ہے، جس نے قُرآن سیکھا اور دُوسروں کو سکھایا۔[1]

[1] … بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن… الخ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قُرآنِ پاک سیکھنے سِکھانے کی ضَرورت واَہمیَّت کے پیشِ نَظر قرآنِ پاک کی تَعْلیمات کو عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی انڈیا کے تَحْت اسلامی بھائیوں کے لئے عُمُوماً بعد نمازِ عشاء مُختلف مَسَاجِد وغیرہ میں مدرسۃُ المدینہ بالِغان لگائے جاتے ہیں اوراسلامی بہنوں کے لئے مُختَلِف مَقامات و اَوقات میں مدرسۃُ المدینہ بالِغات کی ترکیب ہوتی ہے۔اسلامی بھائی اسلامی بھائیوں سے اور اسلامی بہنیں اسلامی بہنوں سے قرآنِ کریم پڑھتی ہیں، حُرُوف کی دُرُست اَدائیگی کے ساتھ قرآنِ کریم سیکھنے کے ساتھ ساتھ مُخْتَلِف دُعائیں یاد کرنا، نماز کے مسائل سیکھنا، مختلف سُنّتیں و آداب سیکھنا، درس (درسِ فیضانِ سُنّت) کا طریقہ سیکھنا، اپنے اعمال کا جائزہ لینا وغیرہ مدرسۃ المدینہ بالغان کے جدول میں شامل ہوتا ہے،یہ جدول (دورانیہ) 45 **منٹ** کاہوتاہے۔ہمیں بھی اپنی دُنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے مدرسۃُ المدینہ بالِغان میں ضَرور شِرکت کرنی چاہیے۔آیئے! مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے والے ایک عاشقِ رسول کی مَدَنی بہار سُنئے۔

## میری زندگی میں بہار آگئی

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِّ لُباب ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافل ایامِ حیات بسر کر رہا تھا کہ میری سوئی ہوئی قسمت جاگ اُٹھی، مجھے مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی رُوحانی فضائیں تو کیا میسر آئیں، میری تو خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا۔ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) کی برکات نے میرے تاریک دل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفٰی کے چراغ سے منور کر دیا۔اس میں مجھے قراٰنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سنّتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی

سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے کی برکت سے میری زندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی وموج مستی سے نجات حاصل ہوگئی اور میں دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے دینی ماحول سے وابستہ ہوگیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

**پیارے اسلامی بھائیو!** شانِ مُصطَفٰے ایک ایسا دلچسپ موضوع ہے، اس کو بیان کرنے کیلئے یہ وقت بہت کم ہے۔ دوجہاں کے تاجدار، سارے انبیاء کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرتے کرتے کئی صدیاں گزر گئیں، ہر ایک نے اپنے اپنے انداز میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان کرنے کی کوشش کی، مگر کوئی بھی کَمَا حَقُّہ (یعنی جیسا کہ بیان کرنے کا حق ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بیان نہ کرسکا۔ صحابیِ رسول حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں عرض کی۔

وَاَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِی وَاَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّاءً مِّنْ كُلِّ عَیْبٍ كَاَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

ترجمہ: (۱) آپ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں (۲) آپ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں (۳) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں (۴) گویا کہ آپ کو ویسا ہی پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

اسی طرح ایک بار شہنشاہِ ابرار، صاحبِ پسینۂ خوشبودار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دیدارِ پُربہار سے مشرف ہونے کے بعد حضرت پیر مہر علی شاہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے وقتِ دیدار طاری ہونے والی کیفیت کو یاد کیا تو جذبات مچل گئے، دل بیقرار اور آنکھیں اشکبار ہوئیں تو آپ نے ایک نعتیہ کلام میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔ (مہر منیر، ص ۱۳۲، ملخصاً)

اَج سِک مِتراں دِی وَدھیری اے کیوں دِلڑی اُداس گھنیری اے
لُوں لُوں وِچ شوق چنگیری اے اَج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں

اس کلام میں آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حسن و جمال، فضائل و کمال کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان فرمایا، بِالآخِر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس شعر پر اس کلام کا اختتام فرمایا۔

سُبۡحَانَ اللہ مَا اَجۡمَلَکَ مَا اَحۡسَنَکَ مَا اَکۡمَلَکَ
کِتّھے مِہر علی کِتّھے تیری ثنا گستاخ اَکھیں کتھے جا اَڑیاں

یعنی میرے آقا آپ اس قدر صاحبِ حُسن و جمال اور صاحبِ کمال ہیں کہ مجھ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناء ممکن ہی نہیں بلکہ اس سے میری کوئی مناسبت نہیں، کہاں میں اور کہاں آپ کی ذاتِ اقدس، زیارت و دیدار کا شرف فقط آپ کی کرم نوازی ہے، ورنہ میری آنکھیں اس لائق کہاں، ان سے بھی لگنے اور تکنے کی جسارت ہو گئی ہے۔(شرح سِک مِتراں دی، ص ۳۸۳)

امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے بھی اپنے بیان و تحریر میں اور اشعار کی صورت میں نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ثناخوانی بیان کی ہے۔ آپ کا نعتیہ دیوان "**حدائقِ بخشش**" کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اس میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں ایک کلام لکھا کہ

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۴)

**وضاحت:** یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی ذاتِ گرامی میں تمام خُوبیاں جمع ہیں، لہٰذا میں آپ کی کس کس خوبی کو بیان کروں؟ میں آپ کو نبیوں کا سردار کہوں؟ اپنا آقا و مولیٰ کہوں؟ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلام کے باغ کا خوب صُورت پھول کہوں؟

پھر اس کے بعد نبیوں کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَوصاف ذکر فرماتے گئے، جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مکی مدنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے شُمار اوصاف و کمالات ،فضائل و خصوصیات پر غور کیا تو حیران رہ گئے کہ آپ کی تعریف و ثنا کس طرح بیان کی جائے تو پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کلام کا اختتام ان اشعار پر یوں فرمایا:

تیرے تو وَصف "عیبِ تناہی" سے ہیں بَری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ لے گی سَب کچھ اُن کے ثناخواں کی خامشی چُپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختمِ سُخن اس پہ کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۵)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حُضُور تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

**وضاحت:** اے رضا! جب صاحبِ قرآن یعنی خدائے رحمن نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعریف فرمائی ہے تو پھر تجھ سے کماحقہ تعریف کرنا کیسے ممکن ہے؟

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک نے تمام ہی انبیا و رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بے مثال خوبیوں، فضائل و کمالات اور انتہائی شان و عظمت سے نوازا ہے، حضرت آدم عَلَیْہِ

السَّلَام کو صفیُ اللہ بنایا، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کو نجیُ اللہ بنایا، حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو خلیلُ اللہ بنایا، حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذبیحُ اللہ بنایا، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو کلیمُ اللہ بنایا، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو رُوحُ اللہ بنایا، الغرض ہر ایک نبی کو بے شُمار خوبیوں سے نوازا اور ہمارے آقا، احمدِ مجتبیٰ، بارہویں والے مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صرف خلیل بلکہ اپنا حبیب بھی بنایا جیسا کہ خود حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک نے جس طرح حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنا خلیل بنایا، اسی طرح مجھے بھی اپنا خلیل بنایا ہے۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن بناء المساجد علی القبور... الخ، ص ۲۷۰) ایک اور ارشادِ نبوی ہے: میں اللہ پاک کا حبیب ہوں اور یہ فخریہ طور پر نہیں کہتا۔ (ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی، ۵/۳۵۴، حدیث: ۳۶۳۶)

**پیارے اسلامی بھائیو!** ممکن ہے کسی کے ذِہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ آخر خلیل اور حبیب میں کیا فرق ہے تو آیئے! ایک ولیِ کامل کی زبانی سنتے ہیں کہ خلیل اور حبیب کے درمیان کیا فرق ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ میں ان دونوں کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

## خلیل اور حبیب کا فرق

(1) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے قیامت کے دن رُسوائی سے بچنے کی دُعا مانگی۔ (پ ۱۹، الشعراء: ۸۷) جبکہ اللہ پاک نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو قیامت کی رُسوائی سے بچانے کا مُژدہ سنایا (یعنی خوشخبری سُنائی)۔ (پ ۲۸، التحریم: ۸)

(2)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے رَبّ کریم سے مُلاقات کی تمنا کی۔ (پ۲۳، الصفت:۹۹)جبکہ رَبّ کریم نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خُود بُلا کر شَرفِ ملاقات سے سرفراز فرمایا۔(پ۱۵، بنی اسرائیل:۱)

(3)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ہدایت کی آرزو فرمائی۔(پ۲۳، الصفت:۹۹)اور حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خود اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے۔(پ۲۶، الفتح:۲)

(4)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس فرشتے مُعزز مہمان بن کر آئے۔ (پ۲۶، الذّٰریت:۲۴)اور حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیلئے رَبّ کریم نے فرمایا:فرشتے ان کے سپاہی بنے۔ (توبہ:۱۰،پ۴،آل عمران:۱۲۵،پ۲۸،التحریم:۴)

(5)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی اُمَّت کی مغفرت کی دُعا مانگی۔(پ۱۳،ابراھیم:۴۱) اور حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خود اللہ پاک نے حکم دیا کہ:اپنی اُمّت کی مغفرت مانگو۔(پ۲۶، محمد:۱۹)

(6)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بعد والوں میں اپنا ذکرِ جمیل باقی رہنے کی دعا کی۔ (الشعراء: ۸۴)اور حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خود ربّ کریم نے ارشاد فرمایا: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔(پ۳۰،الم نشرح:۴)

(7)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے میں رَبّ کریم نے فرمایا:انہوں نے قومِ لُوط سے عذاب دُور کئے جانے میں بہت کوشش کی۔(پ۱۲، ھود:۷۶، ۷۴۔پ۲۰، عنکبوت:۳۲)اور حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ربِّ غفّار نے ارشاد فرمایا:ان پر عذاب نہ کرے گا جب تک اے رحمتِ عالم تُو ان میں تشریف فرما ہے۔(پ۹، انفال:۳۳)

(8)حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے اللہ!میری دعا قبول فرما۔(پ۱۳، ابراھیم:۴۰) اور حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے ماننے والوں سے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: تمہارا رَبّ فرماتا ہے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔(پ۲۴، المؤمن:۶۰)(فتاوی رضویہ،۳۰/۱۷۸-۱۸۲،ملخصًا)

تُو ہی انبیا کا سرور تُو ہی دو جہاں کا یاور
تُو ہی رہبر زمانہ مدنی مدینے والے
تُو خدا کے بعد بہتر ہے سبھی سے میرے سرور
تِرا ہاشمی گھرانا مدنی مدینے والے
تِری فرش پر حکومت تری عرش پر حکومت
تُو شہنشہِ زمانہ مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش،ص۴۲۵)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** یقیناً پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان اس قدر بُلند ہے کہ ساری مخلوق مل کر بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت بیان نہیں کر سکتی۔ جب جب شانِ مُصطفٰی بیان کی جاتی ہے تو عاشقانِ رسول کے سِینوں میں محبتِ مُصطفٰے کی شمع روشن ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھئے! یہ مَحبّت اُسی وقت کامل مانی جائے گی، جب ہم مَحبّت کے تقاضوں کو بھی اچھی طرح پُورا کریں گے، مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارشادات، آپ کے اہلِ بیت، آپ کے صحابۂ کرام، آپ کے شہر اور آپ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے سے مَحبّت اور ان کی تعظیم و توقیر بجالاتے ہوں گے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان جس طرح سرورِ کونین، نانائے حسنین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرتے تھے، اسی طرح پیارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبت اور آپ کا جُز ہونے کی وجہ سے ساداتِ کرام سے مَحَبَّت اور ان کی تَعْظِیم و تَوْقِیر بھی کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی ان کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ساداتِ کرام کی تعظیم و توقیر کرنی چاہیے اور ان سے حُسنِ سُلُوک سے پیش آنا چاہیے، اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو میرے اَہْلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سُلُوک کریگا، میں روزِ قِیامت اس کا صِلہ اسے عطا فرماؤں گا۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۵۳۳ حدیث ۸۸۲۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بھی ساداتِ کرام کی بے حد تَعْظِیم کرتے اور ان کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آتے ہیں۔ مُلاقات کے وَقْت اگر امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو بتا دیا جائے کہ یہ سَیِّد صاحب ہیں، تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ نِہایت ہی عاجزی سے سَیِّد زادے کا ہاتھ چُوم لیا کرتے ہیں۔ ساداتِ کِرام کے بچّوں سے انتہائی مَحَبَّت اور شَفْقَت کرنا یہ آپ کا طُرّہ امتیاز ہے۔ (تعارف امیر اہلسنت، ص ۶۱)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** جس طرح آلِ رسول کی تعظیم و توقیر بجالانا مَحَبَّتِ رسول کی علامت ہے، اسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی شان و عظمت، تعظیم و توقیر اور ان سے مَحَبَّت کے بغیر مَحَبَّتِ رسول کا دعوی بیکار ہے۔ یاد رکھئے! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بعد صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوان تمام انسانوں میں سب سے زیادہ تعظیم و توقیر کے لائق ہیں، یہ وہ مُقدَّس و مبارک ہستیاں ہیں جنھوں نے سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت پر لبیک کہا، دائرۂ اسلام

میں داخل ہو کر تن من دَھن سے اسلام کے ابدی پیغام کو دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچانے کے لئے تیار رہے۔ ان مبارک ہستیوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو عام کرنے اور پرچمِ اسلام کی سرُبلندی کے لئے ایسی بے مثال قُربانیاں دی ہیں کہ آج کے دور میں جن کا تصور بھی مشکل ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیئے کہ دونوں جہاں میں کامیابی کے لئے ان پاکیزہ ہستیوں کی مَحبَّت دل میں بسائیں اور ان کے نَقشِ قدم پر چلتے ہوئے زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں۔ آیئے !ان کی مَحبَّت دل میں بڑھانے کیلئے ان کی شان وعظمت سے مُتَعَلِّق چند فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں۔

1. "اللہ پاک نے میرے صحابہ کو نبیوں اور رسولوں کے علاوہ تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ "(مجمع الزوائد،کتاب المناقب، باب ماجاء فی اصحاب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم،۹/۷۳۶، حدیث:۱۶۳۸۳)

2. ایک شخص نے نبیِ کریم،رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا،"اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ" کون لوگ بہتر ہیں ؟ارشاد فرمایا:"اَلْقَرْنُ الَّذِیْ اَنَافِیْہِ ثُمَّ الثَّانِیْ ثُمَّ الثَّالِثُ"یعنی بہتر لوگ اس زمانے کے ہیں جس میں، میں ہوں اس کے بعد دوسرے زمانے کے اوراس کے بعد تیسرے زمانے کے۔

(مسلم،کتاب فضائل الصحابہ،باب فضل الصحابہ ثم الذین یلونہم۔۔۔۔۔۔الخ،ص ۱۳۷۱،حدیث:۲۵۳۳)

3. لاتَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَاٰنِیْ اَوْرَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ"یعنی اس مسلمان کو جہنم کی آگ نہیں چُھوئے گی جس نے میری یامیرے صحابی کی زیارت کاشرف حاصل کیاہو۔

(ترمذی باب ماجاء فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم وصحبہ،۵/۴۶۱،حدیث:۳۸۸۴)

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی دل سے تعظیم کرے اور ان کی مَحبّت کو ہمیشہ ہمیشہ اپنے اور اپنی نسلوں کے دلوں میں قائم رکھے۔ ان کی مَحبّت نبیِ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہے۔ اللہ پاک ہمیں بُرے لوگوں کی صُحبت سے بچائے اور ان مُبارک ہستیوں کی مَحبّت ہمارے دلوں میں قائم رکھے۔

اٰمِیۡن بِجَاہِ النَّبِیِّ الۡاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اہلِ سُنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حُضُور
نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۳)

**صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** عموماً جو سچا مُحِب ہوتا ہے، اس کو تو اپنے محبوب کے شہر، شہر کے گلی کُوچوں، بازاروں ہر ایک چیز سے مَحبّت ہوتی ہے، محبوب سے نسبت کی وجہ سے اس کا شہر ادب واحترام اور تعظیم کا مقام بن جاتا ہے۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ ہم پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتے ہیں، تو آپ سے مَحبّت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ کے مبارک شہر مکّۂ مکرّمہ اور مدینۂ طیبہ سے بھی سچی مَحبّت ہونی چاہیے اور انکا ادب واحترام بھی ہمارے دلوں میں قائم رہنا چاہیے۔

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

**پیارے اسلامی بھائیو!** نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہم اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل پیرا ہوں

اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّتوں کو عمل کے ذریعے خوب عام کریں، کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقوں پر عمل کرنا ہی ہمارے لئے ترقیِ درجات کا زِینہ ہے جیسا کہ پارہ 21 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب کی آیت نمبر 21 میں ارشادِ خداوندی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

حضرتِ صدرُ الْاَفاضِل سیّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ "خزائنُ العرفان" میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ان کی اچھی طرح اِتّباع کرو اور دینِ الٰہی کی مدد کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہ چھوڑو اور مصائب پر صبر کرو اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر چلو یہ بہتر ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، الاحزاب:۲۱، ص۷۷۷)

حضرت اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تُو یہ کرسکتا ہے کہ اس حال میں صبح و شام کرے کہ تیرے دل میں کسی کی بدخواہی (کینہ) نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے اور جو میری سنّت سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں پر عمل کرنا ہمارے لیے دنیا و آخرت میں بہتری کا باعث ہے۔ مسواک ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بہت ہی پیاری سُنَّت ہے۔ ہمارے اَسلاف اس سُنَّت سے کس قدر مَحبّت کرتے تھے آیئے! اس سے متعلق ایک حکایت سنتے ہیں، چنانچہ

حضرتِ عبدالوہّاب شَعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نقل کرتے ہیں: ایک بار حضرتِ ابو بکر شبلی بغدادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وضو کے وَقت مِسواک کی ضَرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دِینار (یعنی سونے کی ایک اشرفی) میں مِسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بہُت زیادہ خرچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مِسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ پاک کے نزدیک مچھّر کے پر برابر بھی حیثیّت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قِیامت اللہ پاک نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ "تُو نے میرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّت (مِسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا، اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھر کے پر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سُنَّت (مِسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟ (مُلَخَّص از لواقح الانوار ص ۳۸)

**پیارے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے؟ ہمارے اَسلاف سُنّتوں سے کِس قَدر پیار کرتے تھے؟ حضرتِ ابو بکر شبلی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے ایک دِینار (یعنی سونے کی اشرفی) پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت مِسواک پر قُربان کر دیا اور آہ! آج ہم اپنے آپ کو اگرچہ بڑھ چڑھ کر عاشقِ رسول کہلواتے ہیں، مگر حال یہ ہے کہ چند روپیوں کی مِسواک بھی ہم سے نہیں خریدی جاتی۔ آیئے! مسواک کی اہمیت و فضیلت پر مشتمل 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں:

(1) مِسواک کا استعمال اپنے لیے لازم کرلو کیونکہ اِس میں مُنہ کی پاکیزگی اور اللہ پاک کی خوشنودی ہے۔ (مسند احمد، ج ۲، ص ۴۳۸، حدیث ۵۸۶۹) (2) مِسواک میں موت کے سوا ہر مرض سے شِفاء ہے۔ (جامع صغیر، ص ۲۹۷، حدیث ۴۸۴۰) (3) دو رَکعت مِسواک کر کے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔ (اَلتَّرغیب وَالتَّرہیب ج ۱ ص ۱۰۲ حدیث ۱۸)

## مسواک کی سنّتیں اور آداب

**پیارے اسلامی بھائیو!** آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے مسواک کے مدنی پھول سنتے ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مُلاحظہ ہوں: ❀ دو رَکعت مِسواک کرکے پڑھنا بغیر مِسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے۔[1] ❀ مِسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کرلو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رَبّ کریم کی رِضا کا سبب ہے۔[2] ❀ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ بہارِ شریعت جلد اوّل صَفْحہ 288 پر صدرُ الشَّریعہ ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفْتی محمد امجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں، مَشایخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مِسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا ❀ حضرتِ ابنِ عبّاس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ مِسواک میں دس خوبیاں ہیں: (چند یہ ہیں) منہ صاف کرتی، مَسُوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنّت کے مُوافِق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رَبّ راضی ہوتا ہے، ❀ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مِسواک کا استِعمال، صُلَحا یعنی نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا۔[3] ❀ مِسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو مِسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ❀ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک

---

1... اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب، ۱/۱۰۲، حدیث:۱۸

2... مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۴۳۸ حدیث ۵۸۶۹

3... اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۲۷

مت دیجئے کہ یہ آلۂ ادائے سنّت ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کردیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

## بارہویں تاریخ

**پیارے اسلامی بھائیو!** آج بارہویں شب ہے اور اسی نسبت کی وجہ سے 12 کے عدد سے ہم کو پیار ہے۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے نعتیہ دیوان **"وسائلِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

کیوں بارہویں پہ ہے سبھی کو پیار آگیا　　آیا اسی دن احمدِ مختار آگیا
گھر آمنہ کے سیّدِ ابرار آگیا　　خوشیاں مناؤ غمزدو غمخوار آگیا
برسیں گھٹائیں رحمتوں کی جُھوم جُھوم کر　　رحمت سراپا جب مِرا سردار آگیا

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

اسی بارہویں تاریخ کی پیاری پیاری نسبت سے دعوتِ اسلامی کے کم از کم 12 ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں اوّل تا آخر یعنی تلاوت، نعت ،بیان، ذکر، دُعا، رات اعتکاف، بعدِ فجر تفسیر سننے / سنانے کا حلقہ اور اشراق چاشت تک شرکت اور اپنے ساتھ انفرادی کوشش کرکے کم از کم دو دو اسلامی بھائی ساتھ لانے کی نیت کیجئے۔ اس ارادے سے ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللہ

**پیارے اسلامی بھائیو!** پیارے آقا، سید الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں ربیع الاوّل میں بلکہ ہو سکے تو ہاتھوں ہاتھ 3 دِن کے قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کرلیجئے۔

**پیارے اسلامی بھائیو!** آپ بھی دعوتِ اسلامی کے اس پیارے پیارے دینی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے ، آج کی اِس مبارک رات کی عظیم ساعتوں میں عاشقانِ رسول کی صحبت حاصل کرتے ہوئے نیک اعمال کی اچھی اچھی نیّتیں کر لیجئے۔فرض علوم سیکھنے،روزانہ نیک اعمال رسالے کے ذریعہ اپنے اعمال کا جائزہ لینے اور قافلوں میں سفر کرنے کی نیّتیں کر لیجئے۔

**پیارے اسلامی بھائیو!** آیئے! میلادِ مُصطفی کی کچھ حَسِین گھڑیوں کاذِکر سُنتے ہیں، کہ جب میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُنیا میں تشریف آوری ہوئی، تاریخ کیا تھی؟ دن کیا تھا؟ کیاحالات تھے؟ آیئے سُنیے، ایمان تازہ کیجئے۔

ماہِ ربیع الاوّل کی 12 تاریخ اور دِن دوشنبہ یعنی پیر ہے، حضرتِ عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہ، پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے داداجان حرم شریف میں آگئے ہیں، حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا گھر میں اکیلی ہیں، کیونکہ ساس اور شوہر کا سایہ پہلے ہی اُٹھ چکا تھا، سُسر طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول ہیں ،خیال کیا کہ کاش! اِس وقت خاندانِ عبدِ مناف کی کچھ عورتیں میرے پاس ہوتیں، اچانک کیا دیکھتی ہیں نہایت حسینہ و جمیلہ عورتوں سے گھر بھر گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا نے اُن سے پوچھا: ”بیبیو! تم کون ہو؟ کہاں سے آئی ہو؟ اور کیوں آئی ہو؟“ اُن میں سے ایک بولیں: میں اُمُّ البشر تمام انسانوں کی ماں زوجۂ آدم ،حوّا ہوں۔ دوسری بولیں: میں فرعون کی بیوی آسیہ ہوں۔ تیسری بولیں: میں عیسیٰ روح اللہ عَلَیۡہِ السَّلَام کی والدہ مریم ہوں اور باقی تمام عورتیں جنت کی حوریں ہیں، آج کونین کے دُولھا، عالمین کے داتا، فقیروں کے ملجا و ماوٰی محمد رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد آمد ہے، اِن کے استقبال اور آپ کی خدمت کے لیے ہم آئی ہیں۔ اے آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہَا ! دروازے کے باہر نظر ڈالو چاروں طرف تاحدِ نظر فرشتوں کے میلے لگے ہوئے ہیں، گھر میں حُوریں در پہ ملک

ہیں ، جن کی قطاریں تا بہ فلک ہیں”۔حاضرین میں کچھ اِس طرح چرچے ہو رہے ہیں۔(مجموع لطیف انسیی فی صیغ المولد النبوی القدسی، ص ۲۹۲، ملخصاً)

آئی نِدا کہ آمنہ جاگے تیرے نصیب   آئیں گے تیری گودی میں اللہ کے حبیب
کہا حوروں نے یہ محبوبِ ربُّ العالمیں ہوں گے   فِرشتوں نے کہا سرکار ختم المرسلیں ہوں گے
زمیں بولی کہ یہ اسرارِ قدرت کے امیں ہوں گے   فلک بولا کہ ان کے بعد پیمبر نہیں ہوں گے

**پیارے نبی، آخری نبی** ،اچھے نبی، سچے نبی، آمنہ کے آنکھوں کے تارے نبی، دائی حلیمہ کے دُلارے نبی، بے سہاروں کے سہارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، سُرمگیں آنکھوں کے ساتھ تشریف لائے۔ ہر قسم کی آلائش سے پاک بلکہ آلائشوں سے پاک کرنے کے لیے تشریف لائے۔ غیب سے آواز آنے لگی ربِّ کعبہ کی قسم! کعبہ کو عزت مل گئی۔ ہوشیار ہو جاؤ کہ کعبہ کو ان کا قبلہ و مسکن ٹھہرا دیا گیا۔

مصطفٰی جانِ رحمت، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی ربّ کریم کی بارگاہ میں سجدہ کیا۔ مبارک اُنگلیاں آسمان کی طرف اُٹھی ہوئی تھیں۔ جنّتی پھولوں سے بڑھ کر حسین ہونٹ حرکت کر رہے تھے اور آواز آ رہی تھی ،رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ، ولادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موقع پر 3 جھنڈے نصب کیے گئے، ایک مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک خانہ کعبہ کی چھت پر۔ **حضرت آمنہ** رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا فرماتی ہیں، وِلادتِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وقت ایسا نور چمکا کہ مشارق و مغارب روشن ہو گئے اور میں نے مکے سے شام کے محلات واضح طور پر دیکھ لیے۔

آمِنہ تجھ کو مبارک شاہ کا میلاد ہو
تیرا آنگن نور، تیرا گھر کا گھر سب نور ہے
اِس طرف جو نور ہے تو اُس طرف بھی نور ہے
ذرّہ ذرّہ سب جہاں کا نُور سے معمور ہے

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

**پیارے اسلامی بھائیو!** اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں تشریف لاتے ہی سجدہ فرمایا، کاش! اُس سجدے کے صدقے میں ہمیں سجدوں کی توفیق نصیب ہو جائے اور ہم پانچوں نمازیں مسجد میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ صفِ اوّل میں پڑھنے کے عادی بن جائیں۔ یاد رکھیئے! ہر مسلمان مرد و عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے، چاہے اُس کا نام اور دیگر کام مسلمانوں والے ہوں۔ جو بد نصیب ایک وقت کی نماز بھی جان بوجھ کر قضا کر دیتا ہے اُس کا نام جہنم کے دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے۔

رُوحُ الامیں نے گاڑا کعبے کی چھت پہ جھنڈا
تا عرش اُڑا پھریرا صبحِ شبِ ولادت

اِنْ شَآءَ اللّٰہ ! ہم بھی اپنے ہاتھوں میں اور اپنی سواریوں پر فیضانِ گنبدِ خضریٰ اور فیضانِ گنبدِ غوث و رضا سے مالا مال **مدنی پرچم** اُٹھائے، امیرِ اہلسنّت کے عطا کردہ مدنی پھولوں (مکتوب) کے مطابق جلوسِ میلاد میں شرکت کریں گے۔ زور سے کہیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ **12 ربیع الاول** یعنی آج کا روزہ بھی رکھیں گے کہ ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر کو روزہ رکھا کرتے تھے اور جب بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں پیر کے روزے

کے بارے میں پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا ”اسی دِن میری ولادت ہوئی اور اسی دِن مجھ پر پہلی وحی نازل ہوئی“۔ تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم بھی آج روزہ رکھیں گے۔ ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے:

اِنْ شَآءَ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

## اچھی صحبت کے مدنی پھول

**پیارے اسلامی بھائیو!** آیئے! اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرے۔ (مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۶۷۱۸) (2) فرمایا: ”اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ“ یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۳/۲۳۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مُشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب مجالسة۔۔۔الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۶۶۹۲) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، ۲۲/۱۲۵، حدیث: ۳۲۴) ☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث: ۴۰۶۳، ص ۲۴۷)

## ﴿اعلان﴾

اچھی صحبت کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

## ﴿یاددھانی﴾

**دو فرامین مصطفیٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[1] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

# دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

## ﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

1…کنز العمال، 14/80، حدیث: 38293

2…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حدیث: 3019، نماز کے احکام، ص422

اَلْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

## ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

## ﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (1)

## ﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ**

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

## ﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔ (3)

## ﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

**جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ**

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترهیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

**فرمانِ مُصطَفٰے** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ**

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

**صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد**

1…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ… الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 04 ستمبر 2025ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

# اچھی صحبت کے بقیہ مدنی پھول

اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سود مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳) ☆ عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ (ایضا، ص۲۱) ☆ ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔ (ایضا، ص۲۵) ☆ اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔ (ایضا، ص۱۶) ☆ اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔ (ایضا، ص۱۶) ☆ بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔ (ایضا، ص۲۶) ☆ حضرت مالک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔ (کشف المحجوب، باب الصحبۃ ومایتعلق بہا، ص ۳۷۴) ☆ دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔ (اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

# انگوٹھے چومتے وقت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"انگوٹھے چومتے وقت کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔وہ دُعا یہ ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

**ترجمہ:** اے اللہ کے رسول! آپ پر اللہ تعالیٰ رحمتِ کاملہ نازل فرمائے۔یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔الٰہی مجھے سننے اور دیکھنے کی قوت سے فائدہ اُٹھانے والا کر۔

(خزینۂ رحمت، ص96)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## ☆اجتماعی جائزے کا طریقہ(72نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے!نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔(2)جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔(3)جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اورآئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔(4)گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔(5)بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں

1 ۔۔۔جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷

گا۔(6)جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے(مثلاً آج313بار درود شریف نہیں پڑھے)تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔(8)کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا(یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹارائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

## یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟(3)ہر نماز سے قبل نَماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُ الاِخلاص پڑھی؟(6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟(8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟(9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟(11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟(12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟(13) اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14) غُصّے کا عِلاج کیا؟(15) اپنا جائزہ لیا؟(16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟(18) مَدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟(19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟(20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟(21) فجر کے لئے جگایا؟(22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟(23) گھر درس ہوا؟(24) مسجد درس دیا یا سُنا؟(25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟(26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) ایک مُشت داڑھی ہے؟(28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟(30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد یا صلوٰۃُ اللَّیل پڑھی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟(35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟(36) 12 دینی کام میں سے

ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟(38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت ''دعوت اسلامی کا چینل'' دیکھا؟(40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟(41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟(43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟(44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟(45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟(46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ اللّٰہ پڑھی؟(47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟(48) والدین اور پیر و مُرشد کو ایصالِ ثواب کیا؟(49) اِسراف سے بچے؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟(52) زبان کے گناہوں سے بچے؟(53) فُضول باتوں سے بچے؟(54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

## قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

## ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھا یا سُنا؟(59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟(60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟(61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟(64) علاقائی دورہ کیا؟(65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

# دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللّٰہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد